لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ذریعے تجدیدِ عہد کے مواقع

سالم بن سعد الطویل
ترجمہ: حافظ ابوبکر عتیق[1]

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء ورسل کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (کی دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری) کے ساتھ اس دنیا میں بھیجا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (الانبیاء:۲۵)

''آپ ﷺ سے پہلے بھی جس پیغمبر کو ہم نے بھیجا، اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔''

اور فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ (النحل:۳۶)

''ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ صرف ایک رب کی بندگی کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کو پیدا کیا اور جنت وجہنم کو وجود بخشا، جہاد اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو مشروع قرار دیا، اسی طرح توحید کے قیام کے لئے حلال چیزوں کی حلت اور حرام کاموں کی حرمت کو واضح کیا۔

حافظ ابن قیم نے فرمایا:

''یہ کلمہ توحید ایسا کلمہ ہے جس کی خاطر ہی اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمانوں کو قائم کیا اور اسی کلمہ پر ہی تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے، اسی پر ملت (دین) کی اساس ہے اور قبلہ کو مقرر کیا گیا، اور یہ (کلمہ توحید) محض اللہ تعالیٰ کا تمام بندوں پر حق ہے، اور اسی کلمہ کی وجہ سے ہی مسلمانوں کے خون، مال اور اولاد محفوظ ہیں اور یہی عذابِ قبر اور جہنم سے نجات کا باعث ہے۔ اور یہ ایسا منشور ہے جس کے بغیر کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، اور ایسی رسّی ہے جس کے ساتھ تعلق قائم کئے بغیر اللہ

---

1 مدیر مرکز ابن القیم برائے تحفیظ القرآن الکریم، جی ٹی روڈ، موڑ ایمن آباد، ضلع گوجرانوالہ

تعالیٰ تک نہیں پہنچا جاسکتا۔ اور یہی کلمہ اسلام اور دار السلام (سلامتی والے گھر) کی چابی ہے۔ اسی کے ذریعے نیک و بد (شقی و سعید) اور مقبول و مردود لوگوں کی تقسیم ہوتی ہے، اسی کے ساتھ دار الکفر، دار الایمان سے جدا (منفصل) اور دار النعیم، دارِ شقاوت و ذلت سے ممتاز ہوتا ہے۔ اور یہ ایسا عمود (ستون) ہے جو فرائض و سنن کا حامل ہے، اور جس شخص کا آخری کلام لَا إِلٰهَ إِلَّا الله ہوا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔"[1]

یہ کلمہ انسان کی نجات کا سبب اور تمام برائیوں کے مقابلے میں بھاری ہے، جیسا کہ حدیث بطاقہ میں ہے:

إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ ﷺ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتْ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ.[2]

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری اُمت کے ایک شخص کو چھانٹ کر نکالے گا اور سارے لوگوں کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے (اس کے گناہوں کے) ننانوے رجسٹر پھیلائے جائیں گے، ہر رجسٹر حد نگاہ تک ہو گا۔ پھر اللہ عزوجل پوچھے گا: کیا تو اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا تم پر میرے محافظ کاتبوں نے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں اے میرے ربّ! پھر اللہ کہے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ تو وہ کہے گا: نہیں، اے میرے ربّ! اللہ کہے گا (کوئی بات نہیں) تیری ایک نیکی میرے پاس ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم (وزیادتی) نہ ہو گی، پھر ایک پرچہ نکالا جائے

---

١ حافظ ابن قیم، الداءوالدواء :ص ٣٠١

٢ جامع الترمذي :أَبْوَابُ الْإِيمَانِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ (بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ)، رقم: ٢٦٣٩

گا جس پر أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لکھا ہو گا۔ اللہ فرمائے گا: جاؤ اپنے اعمال کے وزن کے موقع پر (کانٹے پر) موجود رہو، وہ کہے گا: اے میرے ربّ! ان دفتروں کے سامنے یہ پرچہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ فرمائے گا: تمہارے ساتھ زیادتی نہ ہو گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ تمام دفتر (رجسٹر) ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں، پھر وہ سارے دفتر اٹھ جائیں گے، اور پرچہ بھاری ہو گا۔ (اور سچی بات یہ ہے کہ) اللہ کے نام کے ساتھ (یعنی اس کے مقابلہ میں) جب کوئی چیز تولی جائے گی، تو وہ چیز اس سے بھاری ثابت نہیں ہو سکتی۔"

کلمہ توحید کے دو رکن ہیں جن کے بغیر اس کا قیام ممکن نہیں، وہ دونوں رکن: نفی اور اثبات ہیں، لا إلٰہ نفی ہے اور إلا الله اثبات ہے، اس لیے صرف لا إله کہنا کافی نہیں کیونکہ اس میں مطلق اُلوہیت کی نفی ہے جیسا کہ إلا الله کہنا کافی نہیں کیونکہ اس جملہ میں غیر اللہ کے الٰہ ہونے کی نفی نہیں ہے۔ لیکن جب ہم لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کہتے ہیں تو اس میں اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک کی اُلوہیت سے نفی اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی اُلوہیت کا اثبات کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے، جان لیں کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾

"یہ سب اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بلندیوں والا اور بڑی شان والا ہے۔" (لقمان:۳۰)

اللہ تعالیٰ کے معبود برحق ہونے کو جان لینے سے اس شخص کی تفسیری غلطی بھی واضح ہو گئی جو لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کی باطل تفسیریں کرتا ہے، مثلاً بعض کا خیال ہے کہ اس کا مطلب ہے: لا خالق إلا الله یعنی "کوئی اللہ کے سوا پیدا کرنے والا نہیں۔" اور اسی طرح لا رازق إلا الله یا لا قادر علی الاختراع إلا الله یعنی "کوئی اللہ کے سوا قادر اور رازق نہیں۔" اور اسی طرح کی تفسیریں۔ اور اس تفسیر کے غلط ہونے پر اوّلین مشرکین کا لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کہنے سے تکبر کرنا بھی دلالت کرتا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ﴾ (الصافات:۳۵)

"یہ وہ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے تھے۔"

باوجود اس کے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿ وَلَىِٕنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ﴾ (لقمان:۲۵)

''اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ آسمان وزمین کا خالق کون ہے؟ تو یہ ضرور جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ۔''

پس عرب جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا، وہ تو لا إلٰہ کی تفسیر معبود کے ساتھ کرتے ہیں اور خالق، رازق یا موجد وغیرہ کے ساتھ نہیں کرتے۔

قارئین کرام! نبی کریم ﷺ اکثر مواقع پر کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سے تجدید عہد کرتے تھے۔ تو ایک مسلمان کو بھی چاہیے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی اقتدا کرتا رہے تاکہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سے اس کا بھی تجدید عہد ہوتا رہے، اسی پیش نظر میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو اور آپ کو بھی ایسے مواقع سے آگاہ کروں کیونکہ ﴿ فَاِنَّ الذِّكۡرٰى تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴾ (الذاریات:۵۵) ''کیونکہ نصیحت اہل ایمان کو فائدہ دیتی ہے''

یہ مواقع (مناسبات) درج ذیل ہیں:

① رات نیند میں جب کروٹ بدلی جائے تو اس وقت لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہنا مستحب ہے: جیسا کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص دورانِ نیند بیدار ہو جائے تو کہے: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَت صَلَاتُهُ»[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے۔ اور تمام تعریفات اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ وہ سب سے بڑا ہے۔ نیکی کرنے کی اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے: (اللهم اغفِرْ لی) ''اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔'' یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو

---

۱ صحيح البخاري، كِتَابُ التَّهَجُّدِ، بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى: ۱۱۶۷

اس کی نماز بھی قبول ہوتی ہے۔"

② اذان اور اقامت میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے ساتھ تجدید عہد: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب مؤذن الله أكبر، الله أكبر کہے تو تم میں سے ہر ایک الله أكبر الله أكبر کہے، پھر جب مؤذن کہے: أشهد أن لاإلٰه إلا الله تو وہ بھی کہے: أشهد أن لا إله إلا الله۔ پھر مؤذن أشهد أن محمدًا رسول الله کہے تو وہ بھی أشهد أن محمدًا رسول الله کہے، پھر مؤذن حي على الصلاة کہے تو وہ لا حول ولا قوة إلا بالله کہے، پھر مؤذن حي على الفلاح کہے، تو وہ لا حول ولا قوة إلا بالله کہے، پھر مؤذن الله أكبر الله أكبر کہے، تو یہ بھی الله أكبر الله أكبر کہے، پھر مؤذن لا إله إلا الله کہے تو وہ بھی اپنے دل سے لا إله إلا الله کہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔"[1]

جس نے دل کی گہرائیوں سے یہ کلمات کہے، وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔

③ وضو کرنے کے بعد کلمہ توحید لا إله إلا الله کہنا: سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کامل وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے: «أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللهِ، وَابْنُ أَمَتِهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ»[2]

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بندے، اس کی بندی کے بیٹے اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف القا کیا تھا، اور اس کے حکم سے بھیجی گئی روح ہیں، اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، اس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا، جنت میں داخل کر دے گا۔"

④ دعائے استفتاح (نماز کے شروع کرنے کی دعا) میں کلمۂ توحید کا ذکر ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

---

١ صحيح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ... :٨٦٩

٢ صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا: ١٤٤

نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے:

«سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ»[1]

''اے اللہ! تو پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری عظمت بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

⑤ تشہد میں کلمہ توحید پڑھنا مشروع ہے: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے:

«التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لله، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ الله وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ الله الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا الله، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله»[2]

''بقاو بادشاہت، عظمت و اختیار اور کثرت خیر، ساری دعائیں اور ساری پاکیزہ چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

⑥ ہر نماز کے بعد مسنون اذکار میں کلمہ توحید لا إله إلا الله کہنا مستحب ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہے اور ایک بار ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ''[3] کہے تو اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔''

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو دعا فرمایا کرتے:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا

---

١ جامع الترمذي، أبوابُ الصَّلاةِ عَنْ رَسُولِ الله ﷺ، بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلاةِ:٢٤٨

٢ صحيح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ:٩٢٢

٣ مسند احمد: مسند ابي هريرة، رقم ٨٨٣٤، إسناده صحيح على شرط مسلم

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»[1]

"ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے اور وہی شکر وستائش کا حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے (ملتی) ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ و معبود نہیں۔ ہم اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے، ہر طرح کی نعمت اور سارا فضل و کرم اسی کا ہے، بہترین تعریف کا سزاوار بھی وہی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اس کے لیے دین میں اخلاص رکھنے والے ہیں، چاہے کافر اس کو (کتنا ہی) ناپسند کریں۔"

⑦ خطبہ مسنونہ میں بھی نبی کریم ﷺ کلمہ توحید پڑھا کرتے تھے:

إِنَّ الْحَمْدَ للهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ...[2]

"یقیناً تمام حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں، جس کو اللہ سیدھی راہ پر چلائے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے، اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی اکیلا (معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ حمد وثنا کے بعد..!"

⑧ شب وروز کے بعض اذکار میں بھی لا إله إلا الله سے تجدیدِ عہد ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں ۱۰۰ بار پڑھے

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»[3]

"جو شخص دن بھر یہ دعا دو مرتبہ پڑھے گا: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ وحدہ لا شریک ہے۔ بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اسی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت

---

١ صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ...:١٣٦٦

٢ صحيح مسلم، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ:٢٠٤٣

٣ صحيح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ:٣٣١٤

رکھنے والا ہے۔ اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ مزید برآں وہ شخص سارا دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا، نیز کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لے کر آئے گا، البتہ وہ شخص جو اس سے زیادہ عمل کرے (اسے زیادہ ثواب ملے گا)۔"

کلمہ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کا ذکر نبی کریم ﷺ نے سید الاستغفار میں بھی کیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا شداد بن اوس نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ[1]

"اے اللہ! تو میرا ربّ ہے۔ تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں ان بری حرکتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کی ہیں۔ جو تیری نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے۔ بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ دعا (سید الاستغفار) صبح کو صدقِ دل سے پڑھے پھر اسی دن شام سے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہو گا اور جو رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے، وہ جنتی ہو گا۔"

⑨ بڑی مصیبت کے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سے دعا کرنا مشروع ہے:

کیونکہ توحید ہی ہر مصیبت سے نجات اور خلاصی کا سب سے بڑا سبب ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی: «لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ»[2]

"اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو پاک ہے، میں ہی قصوروار ہوں۔" اگر کوئی مسلمان اپنی حاجت کے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔"

⑩ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ افضل ذکر ہے: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

١ صحيح البخاري، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ أَفْضَلِ الِاسْتِغْفَارِ: ٦٣٠٦

٢ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ الله ﷺ، بَابُ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ: ٣٨٧٣

«أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ»[1]

"سب سے بہتر ذکر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہے، اور بہترین دعا 'الحمد للہ' ہے۔"

⑪ غم اور پریشانی کے وقت کی دعا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ»[2]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت بردبار اور بہت زیادہ سخی ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔"

⑫ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ یوم عرفہ کی سب سے افضل دعا:

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دعا مانگنے کا بہترین موقع یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں) اور سب سے بہتر دعا میری اور میرے پیش رو انبیا علیہم السلام کی دعا ہے، یعنی «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»[3]

⑬ حج اور عمرہ کرنے والے کو صفا اور مروہ پر دورانِ سعی کلمہ توحید لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہنا مستحب ہے:

سیدنا جابر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ»[4]

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، ساری بادشاہت اسی کی ہے اور ساری تعریف اسی کے لئے ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، تنہا (اسی نے) ساری جماعتوں (فوجوں) کو شکست دی۔"

---

١ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ: ٣٧٣٥

٢ سنن ابن ماجه، كِتَابُ الدُّعَاءِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ: ٤٠٠٠

٣ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابٌ فِي دُعَاءِ يَوْمِ عَرَفَةَ: ٣٩٦٧

٤ صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ: ٣٠٠٥

⑭ تمام انبیاء ورسل کلمہ توحید لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ مبعوث ہوئے:

جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی دعوت کے لیے بھیجا، اسی طرح نبی کریم ﷺ بھی اپنے سفیروں اور دعاۃ کو سب سے پہلے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی دعوت دینے کے لیے بھیجتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا:

«إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ»[1]

”تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، وہاں جا کر اُنہیں پہلے کلمہ توحید کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں... الخ۔“

⑮ قریب المرگ انسان کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرنا:

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ»[2]

”اپنے مرنے والے لوگوں کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔“ موتاکم سے مراد فوت شدہ نہیں بلکہ وہ شخص ہے جو قریب المرگ ہو، ایسے شخص کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو۔ کیونکہ مردہ شخص تو سنتا ہی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ (الروم:۵۲) ”یقیناً آپ ﷺ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔“ اور فرمایا: ﴿وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ (الفاطر:۲۲) ”جو قبروں میں ہیں آپ ﷺ اُنہیں نہیں سنا سکتے۔“ اس پر آپ ﷺ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جس میں آپ ﷺ نے اپنے چچا جناب ابو طالب کو جب وہ قریب الوفات تھے، فرمایا تھا:

«أَيْ عَمِّ! قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ»[3]

”اے چچا! لا إله إلا الله کہہ دیں۔ میں اس وجہ سے اللہ کے پاس آپ کے لیے حجت قائم کر سکوں گا۔ لیکن جب انہوں نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے سے انکار کیا اور اسی حالت میں ان کی موت

---

١ صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوسَى، وَمُعَاذٍ إِلَى اليَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الوَدَاعِ: ٤٣٨٠
٢ صحيح مسلم، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ: ٢١٦١
٣ صحيح البخاري، كِتَابُ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ، بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ: ٣٩١٤

واقع ہو گئی تو ان کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ نے انہیں یہ نہیں فرمایا کہ لَا إِلَهَ إِلَّا الله کہو۔

⑯ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید لَا إِلَهَ إِلَّا الله کی خاطر لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا، اور یہی کلمہ لوگوں کی جان و مال کا ضامن ہے:

جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا الله، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله، وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلاَمِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى الله »[1]

”مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پورے آداب سے نماز ادا کریں اور زکاۃ دیں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال و جان کو مجھ سے بچا لیا، سوائے حق اسلام کے۔ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔“

حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بنو زہرہ کے حلیف تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے، اُنہوں نے کہا:

”اللہ کے رسول! اگر کسی کافر سے میرا آمنا سامنا ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور وہ لڑائی میں میرا ایک ہاتھ اُڑا دے، پھر وہ مجھ سے خوفزدہ ہو کر کسی درخت کی پناہ لے اور مجھ سے کہے کہ میں تو اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں تو کیا اللہ کے رسول! میں اسے قتل کروں جبکہ وہ ایسا کہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل نہ کرو۔“ اُنہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (پہلے) وہ میرا ایک ہاتھ کاٹ چکا ہے اور میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس نے یہ اقرار کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے ہرگز قتل نہ کرو ورنہ اس کو وہ درجہ حاصل ہو گا جو تجھے اس کے قتل سے پہلے تھا اور تیرا حال وہ ہو جائے گا جو کلمہ اسلام پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔“[2]

---

١ صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابٌ ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ ...﴾ (التوبة: ٥):٢٥

٢ صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابٌ...:٤٠٥١

⑰ کلمہ توحید لَا إِلٰهَ إِلَّا اللہ کی عظیم فضیلت:

اس کلمہ کی سب سے عظیم فضیلت یہ ہے کہ اس کے قائل کے لیے جنت میں داخلہ واجب اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہنے سے نجات واجب ہو جاتی ہے یعنی جو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللہ کے عقیدہ پر فوت ہوا، اگرچہ وہ اپنے اعمال بد کی وجہ سے جہنم میں گیا لیکن پھر اسے نکال لیا جائے گا، وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الجَنَّةَ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ »[1]

”جو کوئی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللہ کہے اور اسی عقیدے پر فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔“ میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اس نے چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا بھی کیا ہو اور چوری بھی کی ہو۔ میں نے پھر عرض کی: چاہے اس نے زنا کیا ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”چاہے اس نے زنا کیا ہو چاہے اس نے چوری کی ہو۔“ میں نے پھر کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو ذر کی ناک خاک آلود ہونے کے باوجود اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اس نے چوری کی ہو۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جب حدیث بیان کرتے تو فرماتے: اگرچہ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔“ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللہ کہا، آخر کار اسے نجات مل جائے گی خواہ وہ اس سے قبل کیسے ہی عذاب میں مبتلا رہا۔“[2]

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کی رغبت دلائی ہے کہ ہمارا آخری کلام (موت سے پہلے) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللہ ہو جیسا کہ معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

« مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله دَخَلَ الْجَنَّةَ»[3]

---

۱ صحيح البخاري، كِتَابُ اللِّبَاسِ، بَابُ الثِّيَابِ البِيضِ:٥٨٧٦
صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ...:٢٧٨
۲ مسند البزار و مصنف عبدالرزاق، صححه الالباني فى السلسلة الصحيحة: ١٩٣٢
۳ سنن أبي داؤد، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابٌ فِي التَّلْقِينِ:٣١٢٩ ، حكمه: صحيح

”جس کی آخری بات لَا إِلٰهَ إِلَّا الله ہو، وہ جنت میں داخل ہو گا۔“

⑱ مسلمان کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کہنا بد شگونی سے کفارہ ہے:

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ، فَقَدْ أَشْرَكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ الله، مَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَنْ يَقُولَ أَحَدُهُمْ: اللهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ»[1]

”جو بد شگونی کی بنا پر کوئی کام چھوڑ دے تو اس نے شرک کیا۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کفارہ کیا ہے ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فوراً یہ دعائیہ کلمات کہے: ”اے اللہ! تیرے سوا کچھ نہیں ہر قسم کی بھلائی بھی صرف تیری ہی بھلائی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

⑲ ہر مسلمان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے ہر اہم کام کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کہنا چاہئے:

ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئے اور فرما رہے تھے:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا الله! ہلاکت ہو عرب کے لیے برائی سے، یقیناً یاجوج ماجوج کے (دیوار کو) توڑ کر آزاد ہونے کا دن اس طرح قریب آگیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتِ شہادت کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ (دائرہ) بنا کر دکھایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ہلاک کئے جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں لیکن اس وقت جب خباثت زیادہ ہو جائے گی۔“

⑳ غیر اللہ کی قسم اٹھانے والے کا کفارہ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کہنا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله»[2]

---

١ مسند أحمد: ٧٠٤٥، السلسلة الصحيحة للألباني: ١٠٦٥

٢ صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ قَوْلِهِ ﴿أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى﴾: ٤٨٩٦

"جو شخص قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں لات وعُزیٰ کا نام لے تو اسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھنا چاہیئے۔"
یہ کلمہ اس غیر اللہ کی قسم کا کفارہ بن جائے گا۔

عزیز مسلمان! ہر مسلمان کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے ساتھ تجدیدِ عہد کرتے رہنا چاہیے۔ اس کو ہر دم یاد رکھنا اور مضبوطی سے تھامنا چاہیے تاکہ اس کے مفاہیم پر یقین میں اضافہ اور اس کے تکرار سے اللہ کی رضا حاصل ہو۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس رات مجھے معراج کرائی گئی، اس رات میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: "اے محمد! اپنی امت کو میری جانب سے سلام کہہ دینا اور انہیں بتادینا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی (زرخیز) ہے، اس کا پانی بہت میٹھا ہے، اور وہ خالی پڑی ہوئی ہے اور اس کی باغبانی: «سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ وَاللہُ أَکْبَرُ» سے ہوتی ہے۔"[1]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ أَفْضَلُ الْكَلَامِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ»[2]

"یہ چار کلمات: سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ وَاللہُ أَکْبَرُ بڑی فضیلت کے حامل ہیں۔ آپ ان میں سے کسی سے بھی شروع کرو تو کوئی مضائقہ نہیں۔"

عزیز قاری! اس تحریر کو پڑھتے ہوئے آپ نے دسیوں بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسی کلمہ توحید پر ہماری موت آئے۔ تمام تعریفیں پہلے اور آخر میں اللہ جل جلالہ کے لیے ہیں۔

---

١ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابٌ فِي أَنَّ غِرَاسِ الجَنَّةِ سُبْحَانَ اللهِ ...:٣٤٦٢
٢ سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ:٣٨١١